اسلامیات

(رہنمائے اساتذہ)

چھٹی جماعت کے لیے

فرحت جہاں

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

گریٹ کلیرنڈن اسٹریٹ، اوکسفرڈ OX2 6DP

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے
جو دنیا بھر میں درج ذیل مقامات سے بذریعہ اشاعت کتب تحقیق، علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے مقاصد کے فروغ میں یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔

اوکسفرڈ نیویورک
اوکلینڈ کیپ ٹاؤن دارالسّلام ہونگ کونگ کراچی کوالالمپور
میڈرڈ میلبرن میکسیکوسٹی نیروبی نئی دہلی شنگھائی ٹیپی ٹورونٹو

ان ممالک میں دفاتر کے ساتھ
ارجنٹائن آسٹریا برازیل چلی چیک ریپبلک فرانس یونان گوئٹے مالا ہنگری اٹلی
جاپان جنوبی کوریا پولینڈ پرتگال سنگاپور سوئٹزرلینڈ تھائی لینڈ ترکی یوکرین ویتنام

Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

© اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۰۴ء

مصنف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۰۵ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصّے کی نقل، ترجمہ، کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور کسی بھی ذریعے سے ترسیل نہیں کی جاسکتی۔ دوبارہ اشاعت کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لیے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبہ حقوق اشاعت سے مندرجہ ذیل پتے پر رجوع کریں۔

یہ کتاب اس شرط کے تحت فروخت کی گئی ہے کہ اس کو بغیر ناشر کی پیشگی اجازت کے بطور تجارت یا بصورت دیگر مستعار، دوبارہ فروخت یا عوضاً یا کسی اور طرح تقسیم اس کی اصل شکل کے علاوہ جس میں وہ شائع کی گئی ہے کسی دوسری وضع یا جلد وغیرہ میں اور مماثل شرائط کے بغیر شائع نہیں کیا جائے گا اور بعد کا خریدار بھی ان شرائط کا پابند رہے گا۔

ISBN 0 19 579825 5

پاکستان میں ....، کراچی میں طبع ہوئی۔
امینہ سیّد نے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
پلاٹ نمبر ۳۸، سیکٹر ۱۵، کورنگی انڈسٹریل ایریا،
پی۔او بکس ۸۲۱۴، کراچی۔ ۷۴۹۰۰، پاکستان
سے شائع کی۔

تعارف

اسلامیات کی تعلیم و تدریس کا اوّلین اور بنیادی مقصد صحیح دینی معلومات کے ذریعے بچّوں کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات ، قرآنِ مجید اور رسولِ پاک ﷺ کی عظمت کا صحیح شعور بیدار کرنا ہے اور ان کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور اسلام کی اعلیٰ اخلاقی اقدار کا گرویدہ بنانا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کرائی جائے کہ اسلام صرف چند عقائد اور عبادات کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک مکمل نظامِ حیات ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو انسانی شخصیت کا کوئی بھی پہلو اسلامی تعلیمات کے دائرۂ کار سے باہر نہیں ہے۔ عملی زندگی کا احاطہ کیا جائے تب بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامیات ہی وہ مضمون ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور بندے کا تعلق ظاہر ہوتا ہے لہٰذا اس مضمون کی تعلیم دیتے وقت معلّم کو خود اپنے اوصاف پر بھی گہری نگاہ رکھنی چاہیے۔ یہ بات بھی مدّنظر رہے کہ بچّے گفتگو ، عمل اور مثال میں معلّم کا خاطر خواہ اثر قبول کرتے ہیں اس لیے طلبا سے شفقت کا رویہ اختیار کرنا چاہیے اور معلّم کا طرزِ بیان دل کش اور لہجہ نرم ہونا چاہیے۔ اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

ضروری ہے کہ اسلامیات کا معلّم اپنے مضمون پر مکمل مہارت رکھتا ہو۔ معلّم دینِ اسلام سے مکمل واقفیت اور علمِ تجوید پر بھی دسترس رکھتا ہو۔ علمی مہارت کے ساتھ ساتھ فنِ تدریس کو جاننا بھی نہایت ضروری ہے۔ درسی کتاب کے ہر سبق کی مناسبت سے طریقہ ہائے تدریس کی نشان دہی بھی کر دی گئی ہے۔ ممکنہ سمعی و بصری معاونات کا اندراج بھی کر دیا گیا ہے۔ فنِ تدریس سے متعلق جدید تحقیق سے بھی فائدہ اُٹھایا جائے اور اپنے تجربے اور بصیرت میں اضافہ کیا جائے تاکہ تدریس کا عمل مؤثر بنایا جاسکے۔ قرآنی آیات اور سورتوں کے ضمن میں ان کا مناسب تعارف بھی دیا گیا ہے۔ اِعادے ، عملی کام اور گھر کے کام کے ضمن میں مددگار سوالات اور تجاویز بھی دی گئی ہیں۔ اسلامیات کے معلّم کے لیے ضروری ہے کہ وہ تدریسی میدان میں ہونے والی تبدیلیوں سے باخبر رہے اور اپنے تدریسی عمل میں وقتاً فوقتاً ضروری تبدیلیاں کرتا رہے۔

چند اور نکات جو تدریسی عمل کو مزید مؤثر بناسکتے ہیں وہ یہ ہیں کہ معلّم سیرت اور تاریخ کا مطالعہ کرے۔ بنیادی فقہی مسائل کو بھی جاننے کی کوشش کرے تا کہ طلبا کی درست سمت میں رہنمائی کرسکے۔ وہ دیگر مذاہب کے بارے میں بھی علم رکھتا ہو تا کہ مدلل طریقے سے اسلام کو بہترین دین کے طور پر پیش کرسکے۔ ایک اچھّے معلّم کا کام محض کتابیں پڑھانے کے بعد ختم نہیں ہوجاتا بلکہ وہ اپنے طلبا کو اچھا انسان اور ایک اچّھا مسلمان بنانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔

چنانچہ اس رہنمائے اساتذہ میں اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ کی رہنمائی کے لیے اضافی مواد کا اہتمام کیا گیا ہے۔معلّم کو چاہیے کہ وہ اپنے طور پر دینی کتب کا مطالعہ کرکے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے تا کہ یہ مطالعہ اسے مؤثر تدریس میں مدد دے۔

فہرست

باب اوّل: قرآنِ مجید

- ناظرہ قرآن ۱
- حفظِ قرآن ۲
- حفظ و ترجمہ ۴

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- اللّٰہ تعالیٰ پر ایمان ۸
- اذان : اہمیت و فضیلت ۹
- نماز کی اہمیت و فضیلت اور فرائض ۱۰
- نمازِ جنازہ اور اس کی اہمیت ۱۲
- حج اور اس کی اہمیت ۱۳

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

- صلحِ حدیبیہ ۱۵
- فرماں رواؤں کو دعوتِ اسلام ۱۶
- غزوۂ خیبر ۱۸

باب چہارم : اخلاق و آداب

- طہارت و پاکیزگی ۲۰
- صداقت ۲۱
- امانت ۲۳
- احسان ۲۴
- ملک و ملت کے لیے ایثار کا جذبہ ۲۵
- حقوق العباد (والدین کے حقوق) ۲۷

O اولاد کے حقوق ۲۸
O اساتذہ کے حقوق ۳۰
O ہمسائے کے حقوق ۳۱
O حسد ۳۲

باب پنجم : مشاہیرِ اسلام

O اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ۳۵
O حضرت علی رضی اللہ عنہ ۳۶
O حضرت داتا گنج بخشؒ ۳۸
O طارق بن زیاد ۴۰

باب اوّل : قرآن مجید

ناظرہ قرآن

طریقۂ تدریس

چھٹی جماعت کی اسلامیات کی کتاب میں ناظرہ قرآن کی تدریس کے لیے چھ پاروں (۷ تا ۱۲) کا انتخاب کیا گیا ہے۔

ناظرہ قرآن کی تدریس سے قبل ضروری ہے کہ استاد طلبا کو قرآن پاک کی فضیلت و اہمیت اور آدابِ تلاوت سے آگاہ کرے اور اس کے معنی پر غور و فکر کی ترغیب دے تاکہ بچّوں میں قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔

ناظرہ قرآن پڑھانے کے لیے عمومی اندازِ تدریس اپنایا جائے۔ بچّوں کی استعداد کے مطابق چند آیات روزانہ پڑھائی جائیں ، استاد بلند آواز سے تجوید کے ساتھ بچّوں کو آیاتِ قرآنی پڑھائے۔ بچّے بھی بلند آواز سے سبق دہرائیں، تلفّظ و اعراب کی غلطیاں تختۂ سیاہ پر لکھ کر درست کروائی جائیں۔ جب طلبا اپنا سبق دہرا لیں تو اس کے بعد فرداً فرداً تمام طلبا سے سبق سنا جائے۔ تمام طلبا کے سبق پر ہر روز تاریخ ڈالی جائے۔ تلفّظ درست کروانے اور قرأت و تجوید سے آگاہی کے لیے خوش الحان قاری حضرات کی کیسٹیں بھی طلبا کو سنوائی جائیں۔

اِعادہ

نیا سبق پڑھانے سے پہلے گزشتہ دن کا سبق تمام طلبا سے ضرور سنا جائے۔ اس کے بعد ہی اگلی آیات پڑھائی جائیں۔

معاوناتِ تدریس

(i) چارٹ جس پر منتخب آیات خوش خط لکھی ہوں۔

(ii) تختۂ سیاہ۔

(iii) قاری حضرات کی کیسٹیں۔

مقاصدِ تدریس

ناظرہ قرآن کی تدریس کا مقصد طلبا کو قرآن کی فضیلت و اہمیت سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں قرآن کی تعلیم دینا ہے تا کہ طلبا صحیح تلفّظ و اعراب کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا سیکھ جائیں اور صحیح آداب کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کو اپنی عادت بنائیں اور اس کے فیوض و برکات حاصل کرسکیں۔ ایک اور مقصد یہ ہے کہ طلبا ناظرہ قرآن پڑھنے کے بعد اس کے معنی و مطالب سمجھنے کی بھی کوشش کریں تا کہ وہ اس کے احکامات کی پیروی کرسکیں۔

عملی کام

وقتاً فوقتاً جماعت میں قرأت کے مقابلے کروائے جائیں۔

گھر کا کام

طلبا کو روزانہ کا سبق یاد کرنے کے لیے کہا جائے۔

حفظِ قرآن

سورۃ الانشراح

یہ بھی مکّی سورۃ ہے اور آٹھ آیات پر مشتمل ہے۔ جب مسلمانوں کے فقرو فاقہ پر مشرکین نے طعنہ زنی کی تو یہ سورۃ نازل ہوئی۔ اس سورۃ کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں حضور ﷺ کی پوری حیاتِ طیبّہ کا اجمالی تذکرہ ہے اور حضور اکرم ﷺ کو یہ خوش خبری سنائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا ذکر بلند کردیا۔

سورۃ التّین

یہ مکّی سورۃ ہے اور اس میں آٹھ آیات ہیں۔ یہ سورۃ ان چند افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑھاپے کی وجہ سے انتہائی کم زور حالت کو پہنچ کر اپنے ہوش و حواس بھی کھو بیٹھے تھے۔ حضور ﷺ نے جب ان کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انھیں ان اعمال کا اجر ضرور ملے گا جو انھوں نے اپنی عقل زائل ہونے سے پہلے کیے ہوں گے۔

سورۃ القدر

یہ مکّی سورۃ ہے۔ اس میں پانچ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورۃ میں اُس رات کی قدر و منزلت کا احاطہ کیا گیا ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ رات رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ اس سورۃ میں اس رات کی جو خصوصیات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں وہ یہ ہیں :

اس رات قرآن کا نزول ہوا۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کے احکامات لے کر نازل ہوتے ہیں اور یہ رات طلوعِ آفتاب تک سلامتی ہی سلامتی ہے چنانچہ احادیثِ مبارکہ میں بھی اس رات کی عبادت کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ،''جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے اجر کی خاطر عبادت کے لیے کھڑا رہا ، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوگئے۔''

طریقۂ تدریس

استاد کو چاہیے کہ بچّوں کو آیات حفظ کراتے وقت پہلے خود باآوازِ بلند آیات پڑھ کر سنائے۔ وقتاً فوقتاً طلبا سے بھی بلند آواز میں پڑھوایا جائے اور جو آیتیں حفظ کے لیے دی جائیں ان کی تحریری مشق بھی کروائی جائے۔

معاوناتِ تدریس

سورتیں خوش خط خطاطی میں چارٹ پر درج ہوں۔ تختۂ سیاہ کا استعمال کیا جائے۔ قرأت کی کیسٹیں بچّوں کو سنوائی جائیں۔

مقاصدِ تدریس

سورتیں طلبا کو روانی کے ساتھ حفظ ہوجائیں۔ ان میں پابندی سے تلاوت کا شوق پیدا کیا جائے۔ قرآنِ مجید حفظ کرنے کی ترغیب دی جائے۔

عملی کام

حفظ مکمل ہونے پر طلبا کے درمیان قرأت کا مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

بچّوں کو یہ سورتیں گھر پر بھی اچھی طرح یاد کرنے کے لیے دی جائیں۔

حفظ و ترجمہ

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٜ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

(الاعراف ۲۳)

تعارف

یہ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے یہ دعا کیوں مانگی؟ اس دعا کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بی بی حوّا کے ساتھ جنت میں رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک خاص درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا لیکن شیطان کے وسوسے کے باعث وہ دونوں اس شجرِ ممنوعہ کو ہاتھ لگا بیٹھے اور اس کا پھل بھی کھا لیا۔ اس خطا کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوّا کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا۔ چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور تائب ہوئے اور یہ دعا مانگی۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ کا استعمال کیا جائے۔

دعا کو خوش خط لکھ کر چارٹ کی صورت میں جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

طریقۂ تدریس

عمومی اندازِ تدریس اپنایا جائے۔ دعا تجوید کے ساتھ پڑھائی اور یاد کروائی جائے۔ ہر بچّے سے سنی جائے۔ دعا کا لفظی و با محاورہ ترجمہ تختۂ سیاہ پر لکھ کر سمجھایا جائے۔ اغلاط تختۂ سیاہ پر درست کروائی جائیں۔

اِعادہ

کے طور پر فرداً فرداً ہر بچّے سے دعا اور اس کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سنا جائے۔

مقاصدِ تدریس

بچّوں کو دعا ترجمے کے ساتھ یاد کروائی جائے اور انھیں اس بات کا شعور دیا جائے کہ اگر انسان سے کوئی خطا سرزد ہوجائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور رجوع کرنا اور اپنی غلطی کی معافی مانگنی چاہیے۔

عملی کام

طلبا گروپ کی شکل میں دعا یاد کریں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔

گھر کا کام

اس دعا کا پس منظر بچّے اپنے الفاظ میں لکھ کر لائیں۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾
(البقرۃ ۲۵۰)

تعارف

قرآن پاک میں بنی اسرائیل کے واقعات آپ کو بہت جگہ ملیں گے۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی۔ بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے مطالبہ کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کردے جس کی قیادت میں وہ جالوت اور اس کے لشکر کا مقابلہ کریں جو ان کے بہت سے علاقوں پر قابض تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر طالوت کو بادشاہ مقرر کردیا۔ بادشاہ کی قیادت میں بنی اسرائیل جہاد کے لیے نکلے۔ ان کی تعداد بہت کم تھی اوران کا مقابلہ جالوت کے لشکرِ جرار سے تھا چنانچہ وہ دشمن کی تعداد سے خائف ہوگئے۔ ان میں سے چندلوگوں نے کہا کہ ہم جالوت اور اس کی فوج کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ ایسے میں ان لوگوں نے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتے تھے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار چھوٹے لشکر کو بڑے لشکر پر فتح دی ہے۔ پس انھوں نے اللہ تعالیٰ کی تائیدو حمایت حاصل کرنے کے لیے خود کو ثابت قدم رکھنے کی دعا کی اور

اللہ تعالیٰ کی مدد کی بدولت طالوت کے لشکر نے دشمن کو شکست دی۔

طریقۂ تدریس

عمومی اندازِ تدریس اپنایا جائے۔ دعا کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ تختۂ سیاہ پر لکھ کر سمجھایا جائے اور دعا زبانی یاد کروا کر ہر بچّے سے سنی جائے۔ اغلاط تختۂ سیاہ پر لکھ کر درست کی جائیں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا دعا سنائیں اور اس کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ بیان کرنے کے قابل ہو جائیں۔ دعا کا پس منظر بتانے کے ساتھ ساتھ انھیں بتایا جائے کہ مصائب اور آلام کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر دعا ترجمے کے ساتھ خوش خط لکھی ہو۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر طلبا سے دعا ترجمے کے ساتھ سنی جائے۔

عملی کام

دعا اور اس کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ یاد کریں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔

گھر کا کام

طلبا اس دعا کا پس منظر اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ (الحشر۔۱۰)

تعارف

اس دعا میں انصار کی تعریف کی گئی ہے کہ انھوں نے مدینے کی طرف ہجرت کرنے والوں سے نہ صرف محبت کی بلکہ ان کو اپنی ذات پر ترجیح دی اور ہر چیز میں انھیں حصّہ دار بنایا اور وہ لوگ جو

ان مہاجرین کے بعد مسلمان ہو کر مدینے آئے، دعا کرتے تھے کہ اے ہمارے رب! ہماری بھی بخشش فرما اور ان لوگوں کی بھی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ دعا تمام مسلمانوں کے لیے ہے کہ وہ اپنے لیے بھی اور اپنے سے پچھلے مسلمانوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو رہیں، اپنی اور اپنے سے پچھلے مسلمانوں کے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے رہیں۔ مغفرت کی دعا کرنا بھی ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔

طریقۂ تدریس

عمومی اندازِ تدریس اپنایا جائے۔ طلبا کو دعا زبانی یاد کرانے کے ساتھ ساتھ تختۂ سیاہ پر اس کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ بھی سمجھایا جائے۔ دعا فرداً فرداً سنی جائے اور اس کا ترجمہ بھی طلبا سے یاد کروایا جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر دعا اور اس کا ترجمہ خوش خط انداز میں لکھا ہو۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

دعا اور اس کا ترجمہ یاد کروانے کے بعد تمام طلبا سے سنا جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا دعا زبانی سنانے اور ترجمہ کرنے کے قابل ہو جائیں۔ طلبا کو بتایا جائے کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ فرض ہے کہ اس کی مغفرت کی دعا کرے۔ اپنے لیے بھی کثرت سے دعائیں مانگی جائیں اور دیگر مسلمانوں کی خیر خواہی بھی ہر وقت پیش نظر رہے۔

گھر کا کام

طلبا دعا اور اس کا ترجمہ لکھیں۔

باب دوم : ایمانیات و عبادات

اللہ تعالیٰ پر ایمان

تعارف

آپ سب جانتے ہیں کہ اس کائنات کا خالق اور اس پورے نظام کا چلانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کائنات کی پیدائش اور اس کے انتظام میں اس کے ساتھ کوئی اور شامل نہیں ہے۔ ہر کام اس کی مرضی سے ہو رہا ہے اور صرف وہ ہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کائنات کی ہر شے اس کے آگے سجدہ ریز ہے۔ ان سب باتوں پر یقین رکھنا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اس سبق کی تدریس سے طلبا کو علم ہوسکے گا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا کیا مطلب ہے؟ اس کے کیا تقاضے ہیں اور اس پر ایمان رکھنے کے کیا کیا فوائد ہیں؟ سبق کی وضاحت کے لیے بیانیہ اور سوال و جواب کے طریقوں سے مدد لی جائے۔ سبق کی وضاحت آسان الفاظ میں کی جائے اور سبق سے ہٹ کر بھی کچھ معلومات فراہم کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر کلمہ طیبّہ لکھا ہو۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے لیے ہمیں کن باتوں پر یقین رکھنا چاہیے؟

۲۔ آپ اللہ تعالیٰ کے وجود کا کس طرح یقین کر سکتے ہیں؟ کیا آپ کوئی مثال دے سکتے ہیں ؟

۳۔ سورۃ الاخلاص میں کس عقیدے کا ذکر ہے؟

۴۔ کیا آپ شرک کی کوئی مثال دے سکتے ہیں؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا 'عقیدۂ توحید اور اس کے تقاضے' کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ اس لیے

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا عقیدہ بچّوں کے ذہنوں میں واضح اور راسخ کیا جائے۔ شرک کا مفہوم اور اس سے بچنے کے طریقے بتائے جائیں۔ انسانی زندگی پر عقیدۂ توحید کے اثرات کا جائزہ لیا جائے اور اس کی عملی تربیت کی جائے۔

عملی کام

بچّوں کے دو گروپ تشکیل دیے جائیں جن کے درمیان اس موضوع پر مباحثہ کروایا جائے کہ ''اگر کائنات میں دو معبود ہوتے تو کیا ہوتا۔''

گھر کا کام

وجودِ باری تعالیٰ کے عقلی ثبوت اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

عبادات

اذان: اہمیت و فضیلت

تعارف

ذرا ذہن پر زور دیجیے اور بتائیے کہ 'حی علی الفلاح' کا تعلق کس سے ہے؟ یہ الفاظ آپ کہاں سنتے ہیں؟ کب سنتے ہیں؟ اذان کیوں دی جاتی ہے؟ اذان دن میں کتنی مرتبہ دی جاتی ہے؟ کیا آپ اذان دینے کا طریقہ جانتے ہیں؟ ہمارا آج کا سبق اذان ہی سے متعلق ہے کہ اذان کسے کہتے ہیں ، اس کی ابتدا کب ہوئی، اس کی فضیلت اور اس کا طریقہ کیا ہے؟ سبق کی وضاحت کے لیے بیانیہ اور سوال جواب کے طریقوں سے کام لیا جائے۔ سبق کی وضاحت کے ساتھ اذان کا عملی طریقہ بھی بتایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

اذان کی اہمیت اور اس کے طریقے سے طلبا کو آگاہ کیا جائے۔ سبق کے اختتام پر طلبا اذان کے

طریقے اس کی فضیلت و اہمیت کی وضاحت کے قابل ہوسکیں۔ انھیں نماز کا پابند بنایا جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ کیا اذان کی آواز سن کر آپ میں نماز کی ادائیگی کا ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے؟

۲۔ اگر اذان نہ دی جائے تو کیا نقصانات ہوسکتے ہیں؟

۳۔ اذان میں مجموعی طور پر کن باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے؟

۴۔ فجر کی اذان میں کن الفاظ کا اضافہ ہوتا ہے اور ان کا مطلب بھی بتائیں۔ یہ الفاظ ادا کرنے کا کیا مقصد ہے؟

معاوناتِ تدریس

طلبا کو کیسٹ سنوائی جائے جس میں مؤذّن خوش الحانی سے اذان دے رہا ہو۔ تختۂ سیاہ ۔

عملی کام

طلبا استاد سے اذان کا طریقہ سیکھیں اور جماعت میں اذان دیں۔

گھر کا کام

اپنے الفاظ میں اذان کے فوائد پر ایک نوٹ لکھیں۔

نماز کی اہمیت وفضیلت اور فرائض

تعارف

اگر آپ کا کوئی دوست آپ کو تحفہ دے تو کیا آپ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں؟ دنیا میں بہت سے لوگ ہماری مدد کرتے ہیں، ہماری ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں تو کیا ہمیں ان کا شکر گزار ہونا چاہیے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے ، ہمیں ہر طرح کی نعمت سے

نوازنے والا ہے، لہٰذا بندے کو سب سے زیادہ اپنے اللّٰہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ اللّٰہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہوسکتا ہے؟

نماز کی ادائیگی دراصل اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ ہے۔ آپ میں سے کتنے بچّے ایسے ہیں جو باقاعدگی سے نماز ادا کرتے ہیں؟ کیا آپ نماز کی اہمیت سے واقف ہیں؟

آج آپ کو بتایا جائے گا کہ نماز سے کیا مراد ہے؟ اس کی کیا اہمیت ہے؟ اس کے بنیادی ارکان کیا ہیں اور اس کے کیا فوائد ہیں؟

طریقۂ تدریس

آسان الفاظ میں سبق کی وضاحت کے لیے طریقۂ خطابت اور سوال و جواب سے مدد لی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر نماز کا طریقہ درج ہو۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ انسان کی پیدائش کا کیا مقصد ہے؟
۲۔ قرآن اور حدیث میں نماز کی ادائیگی کی بہت تاکید ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟
۳۔ نماز کی بدولت ہمیں اپنے اعمال کی جواب دہی کا احساس رہتا ہے، کیسے؟
۴۔ نماز کی بدولت ہم کن اچّھی باتوں کے عادی ہوجاتے ہیں؟

مقاصد تدِریس

سبق کے اختتام پر طلبا نماز کی اہمیت اور اس کی اصطلاحات کی وضاحت کرسکیں۔ بچّوں کو نماز پڑھنے کی طرف راغب کیا جائے۔ نماز کی اہمیت اجاگر کی جائے۔ ہماری زندگی پر نماز کے اثرات کا جائزہ لیا جائے۔

عملی کام

استاد کی نگرانی میں چند بچّے عملاً نماز پڑھ کر دکھائیں تا کہ دوسرے بچّے انھیں دیکھ کر ادائیگی سیکھ سکیں پھر ان بچّوں سے بھی نماز پڑھوائی جائے۔

گھر کا کام

بچّے نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں اور دعاؤں کا ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

نمازِ جنازہ اور اس کی اہمیت

تعارف

انسان ایک مقررہ وقت کے لیے اس دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ یہ مدت گزرنے کے بعد وہ اس دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کے لیے جواب دہ ہوتا ہے۔ پس جب کسی کا انتقال ہوجاتا ہے تو مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے۔ اس اجتماعی دعا کو ''نمازِ جنازہ'' کہتے ہیں۔ آج آپ تفصیل سے پڑھیں گے کہ نمازِ جنازہ سے کیا مراد ہے، اس کا طریقہ کیا ہے اور اس کی دینی و معاشرتی اہمیت کیا ہے؟

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کے لیے مزید معلومات فراہم کی جائیں۔ تدریس کے لیے بیانیہ اور سوال و جواب کا طریقہ استعمال کیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر نمازِ جنازہ کا طریقہ لکھا ہو۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں:

۱۔ نمازِ جنازہ میں شرکت سے ہمارے خیالات میں کیا تبدیلی آتی ہے؟
۲۔ ہمیں مرنے والے کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیوں کرنا چاہیے؟
۳۔ نمازِ جنازہ میں شرکت سے موت کی یاد تازہ ہوتی ہے، موت کو یاد رکھنے کے کیا فوائد ہوسکتے ہیں؟

مقاصدِ تدریس

نمازِجنازہ کا طریقہ بتایا جائے، اس کی حکمت کیا ہے؟ اس کی وضاحت کی جائے۔طلبا کو بتایا جائے کہ معاشرتی زندگی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی وضاحت کرنے کے قابل ہوجائیں۔

گھر کا کام

نمازِ جنازہ میں لوگوں کوکثیر تعداد میں کیوں شریک ہونا چاہیے؟ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔
نمازِ جنازہ روزانہ پڑھی جانے والی نماز سے کس طرح مختلف ہے؟ لکھیے۔

حج اور اس کی اہمیت

بچّو! ہم دن میں پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں ، ہر سال ایک مہینے کے روزے رکھتے ہیں ، اگر صاحبِ استطاعت ہوں تو زکوٰۃ بھی دیتے ہیں لیکن وہ کون سی عبادت ہے جس میں یہ تمام عبادات جمع ہوجاتی ہیں اور جس کی ادائیگی عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ ہی فرض ہے۔
جی ہاں بالکل ٹھیک ہے۔''حج'' یہ ایسی عبادت ہے جو صاحبِ استطاعت لوگوں پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

۱۔ اچھا تو ہم حج کی ادائیگی کے لیے کہاں جاتے ہیں؟
۲۔ حج کن تاریخوں میں کیا جاتا ہے؟ اور حج کیوں کیا جاتا ہے؟
۳۔ کیا آپ حج کے کچھ ارکان کے بارے میں بھی جانتے ہیں؟
۴۔ آج ہم آپ کو حج اور اس کی اہمیت کے بارے میں بتائیں گے۔

طریقۂ تدریس

آسان الفاظ میں سبق کی تفصیلات بیان کی جائیں۔ وضاحت کے لیے طریقۂ خطابت اور سوال جواب کے طریقے سے مدد لی جائے۔

معاوناتِ تدریس

خانۂ کعبہ کی تصویر۔ ایک چارٹ جس پر حج کے مناسک درج ہوں۔ ایک اور چارٹ جس پر حج کی فرضیت اور اہمیت کے بارے میں قرآنی آیات اور احادیث درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے کس واقعے کی یاد تازہ ہوتی ہے؟

۲۔ حج کے بعد قربانی کس کی یاد میں کی جاتی ہے؟

۳۔ حج مساوات و یگانگت کی علامت ہے۔ کیسے؟

۴۔ حج کی بدولت ہمیں کیا دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے بعد طلبا حج اور اس کی اہمیت کی وضاحت کے قابل ہوجائیں گے۔

حج ایک عالمگیر اور جامع عبادت ہے۔ بچّوں میں اس شعور کو اجاگر کیا جائے اور اس کی اہمیت ان کے دلوں میں اس طرح جاگزیں ہوجائے کہ صاحبِ استطاعت ہونے پر وہ اس فرض کی ادائیگی میں کسی تساہل سے کام نہ لیں۔

عملی کام

بچّے ان مقامات کی تصاویر جمع کریں جہاں مناسک حج ادا کیے جاتے ہیں۔

گھر کا کام

بچّے سبق سے متعلقہ قرآنی آیات اور احادیث کو اپنی کاپی میں لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

باب سوم :　　　　سیرتِ طیّبہ ﷺ

صلحِ حدیبیہ

تعارف

سن چھ ہجری کا ذکر ہے کہ حضور ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے اسے حکمِ باری تعالیٰ سمجھا اور تقریباً چودہ سو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر عمرے کی نیت سے مکّے کی طرف روانہ ہوئے۔ چونکہ آپ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا مقصد بیت اللہ کی زیارت تھا لٰہذا ان کی تلواریں نیاموں میں ہی تھیں لیکن وہ لوگ عمرہ ادا نہ کر سکے۔ اس کی تفصیل ہم اپنے آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں اور سوال و جواب کے ذریعے کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

کھجور کے باغات اور خیموں کی تصاویر۔
مکّہ کا نقشہ جس میں حدیبیہ کے مقام کو واضح کیا گیا ہو۔ تختۂ سیاہ۔
چارٹ جس پر صلحِ حدیبیہ کی شرائط واضح اور خوش خط لکھی گئی ہوں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔ طلبا کو سکھایا جائے کہ امن و آشتی کی خاطر اسلامی حدود میں رہ کر دشمنوں سے صلح بھی کی جاسکتی ہے۔ انھیں بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہر فیصلے میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔ بچّوں کو آپس میں صلح و صفائی سے رہنا سکھایا جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ مسلمان کس ارادے سے مکّے کی طرف روانہ ہوئے تھے؟
۲۔ مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کن وجوہات کی بنا پر کی؟
۳۔ صلحِ حدیبیہ کی کون کون سی شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں؟
۴۔ صلحِ حدیبیہ کی شرائط کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

عملی کام

طلبا اپنی اپنی رائے کا اظہار کریں کہ صلحِ حدیبیہ کی وہ شرائط جو بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں وہ کس طرح ان کے حق میں بہتر ثابت ہوئیں۔

اس سبق سے ہم نے اسلامی تاریخ کے ایک اہم واقعہ کی تفصیل کے علاوہ اور کیا سیکھا؟

گھر کا کام

اپنے الفاظ میں صلحِ حدیبیہ کے اسباب و نتائج پر ایک مختصر مضمون تحریر کریں۔

فرماں رواؤں کو دعوتِ اسلام

تعارف

نبی اکرم ﷺ قیامت تک آنے والی نسلوں کے نبی و رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں لہٰذا ضروری تھا کہ اللہ کے پیغام کو تمام لوگوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ غزوۂ خیبر کے بعد حالات پرامن تھے لہٰذا نبی اکرم ﷺ نے دعوت وتبلیغ کے دائرۂ کار کو بڑھانے کے لیے آس پاس کی ریاستوں کے فرماں رواؤں کو تبلیغی خطوط روانہ کیے اور انھیں اسلام کی طرف راغب کیا۔

آج ہم ان خطوط کا جائزہ لیں گے اور سیکھیں گے کہ تحریری طور پر تبلیغ کا کیا طریقہ ہے اور یہ بھی جائزہ لیں گے کہ ان خطوط کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور طریقہ جائزہ سے کام لیا جائے۔ سبق کی وضاحت آسان الفاظ میں کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

ایک چارٹ پر نبی اکرم ﷺ کے کسی خط کا نمونہ درج ہو۔ نقشہ جس میں ان ریاستوں کی نشان دہی ہو جہاں یہ خط ارسال کیے گئے۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ شاہِ فارس خسرو پرویز خط پڑھ کر کیوں آگ بگولہ ہوگیا؟

۲۔ ہرقل ، قیصرِ روم نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات سے متاثر تھا لیکن اس نے اسلام قبول کیوں نہیں کیا؟

مقاصدِ تدریس

طلبا پر واضح ہوجائے کہ دینِ اسلام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اس کام کی انجام دہی ضروری ہے خواہ تحریری طور پر ہو یا تقریری انداز میں۔ ان میں اس احساس کو اجاگر کیا جائے کہ انھیں اپنے آس پاس کے لوگوں اور دور دراز کے لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کرتے رہنا ہے۔

عملی کام

طلبا ان دوستوں کو خطوط تحریر کریں جو بیکار مشاغل میں اپنا وقت ضائع کررہے ہیں۔ ان خطوط میں وہ انھیں وقت کے صحیح استعمال اور فرائض کی ادائیگی کی طرف راغب کریں۔

گھر کا کام

فرماں رواؤں کو بھیجے گئے تبلیغی خطوط کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟ اپنے الفاظ میں لکھ کر لائیں۔

غزوۂ خیبر

تعارف

سن سات ہجری میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان خیبر کا معرکہ ہوا۔ یہ معرکہ مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کی مسلسل ریشہ دوانیوں کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوا۔ اگر اس وقت یہودیوں کی طاقت کا قلع قمع نہ کیا جاتا تو مسلمان بہت سے مسائل کا شکار ہوجاتے۔ خیبر یہودیوں کی سازشوں کا مرکز بن چکا تھا۔ اس معرکے میں جہاں یہودیوں کی قوت ختم ہوئی وہاں بہت سا مالِ غنیمت بھی مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ فتحِ خیبر کے بعد یہودی کبھی کھل کر مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش نہ کرسکے۔ خیبر کیا ہے؟ یہ کس طرح فتح ہوا؟ اس کی تفصیلات ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

بیانیہ اور سوال و جواب کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

خیبر کا نقشہ جس میں قلعے نمایاں ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

فتحِ خیبر کی تفصیلات سے طلبا کو اس طرح آگاہ کرنا کہ سبق کے اختتام پر وہ خود سبق کی وضاحت کرنے کے قابل ہوجائیں۔ انھیں بتایا جائے کہ بدی کا خاتمہ ضروری ہے۔ جہاں زبانی تنبیہہ کافی نہ ہو وہاں طاقت کا استعمال ضروری ہوجاتا ہے۔ انھیں بتایا جائے کہ خیبر کا معرکہ یہودیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف کیے جانے والے اقدامات کے ردِعمل کا نتیجہ ہے۔ بُرائی کو روکنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے مترادف ہے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ یہودیوں نے خیبر کو اپنا مرکز کیوں بنالیا تھا؟

۲۔ مسلمانوں کو لشکر کشی کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟

۳۔ قموص کا قلعہ کس نے اور کیسے فتح کیا؟

۴۔ فتحِ خیبر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

عملی کام

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بہادری کے واقعات طلبا اپنے الفاظ میں مختصراً بیان کریں۔

گھر کا کام

قلعہ قموص کیسے فتح ہوا؟ اپنے الفاظ میں لکھ کر لائیں۔

باب چہارم : اخلاق و آداب

طہارت و پاکیزگی

تعارف

کیا آپ جانتے ہیں کہ اگر آپ کا لباس صاف نہ ہو، دانت میلے ہوں اور منہ سے بو آرہی ہو تو کوئی آپ کے پاس بیٹھنا اور گفتگو کرنا پسند کرے گا؟ صاف ستھرے لوگوں کو سب پسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگ زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھر، گلیاں اور شہر صاف ستھرے ہوں تو ہم ماحول کی آلودگی سے بھی بچ سکتے ہیں اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ بہت پسند کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ طہارت و پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آج ہم یہی پڑھیں گے کہ نبی اکرم ﷺ اس سلسلے میں کیا اہتمام کیا کرتے تھے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت بیانیہ اور سوال و جواب کے طریقوں سے کی جائے۔

مقاصدِ تدریس

صفائی دین کا ایک اہم جزو ہے۔ صاف ستھرا رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔ صفائی و پاکیزگی کے سلسلے میں حضور ﷺ کی حیاتِ طیّبہ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ صفائی کی اہمیت و فوائد بتائے جائیں۔ یہاں تک کہ طلبا موضوع کی وضاحت دلائل کے ساتھ کرنے کے قابل ہوجائیں۔ جو طلبا صفائی و پاکیزگی کا خیال رکھتے ہیں ، انھیں سراہا جائے اور جو اس کا خیال نہیں رکھتے انھیں ترغیب دلائی جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ آپ کے خیال میں حضور ﷺ طہارت و پاکیزگی کا خیال کیوں رکھتے تھے؟

۲۔ زندگی میں صفائی ستھرائی کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟

۳۔ صاف اور پاکیزہ رہنے سے ہماری سوچ اور عمل میں کیا تبدیلی آتی ہے؟
۴۔ اس سبق سے ہمیں صفائی و پاکیزگی کے بارے میں کیا ہدایات ملتی ہیں؟

معاوناتِ تدریس

چارٹ پر صفائی و پاکیزگی کے سلسلے میں قرآنی آیات مع ترجمہ اور احادیث لکھی جائیں۔ صفائی کے فوائد اور صفائی نہ رکھنے کے نقصانات کو تحریری اور تصویری شکل میں چارٹ پر پیش کیا جائے۔

عملی کام

موضوع سے متعلق سوالات ترتیب دے کر دو گروپوں کے درمیان مقابلہ کروایا جائے۔ قرآنی آیات و احادیث خوش خط لکھنے کا مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

بچّے ماحول کی آلودگی سے متعلق چارٹ بنائیں جس میں آلودگی سے بچاؤ کی تجاویز بھی ہوں۔

صداقت

تعارف

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے بچپن کا واقعہ ہے کہ وہ حصولِ علم کے لیے ایک قافلے کے ساتھ بغداد روانہ ہوئے۔ گھر سے چلتے وقت ان کی والدہ نے چالیس درہم بطور زادِ راہ دیے اور ساتھ ہی یہ نصیحت بھی کی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔

راستے میں اس قافلے کو ڈاکوؤں نے گھیر لیا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی باری آئی تو ڈاکوؤں کے سردار نے ان سے دریافت کیا ''تمھارے پاس کیا ہے؟'' آپ نے جواب دیا، ''چالیس درہم۔'' تلاشی لینے پر درہم آپ کے پاس سے برآمد ہوئے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے کہا، ''تم جھوٹ بول کر اپنی رقم بچا بھی تو سکتے تھے۔'' اس پر انھوں نے جواب دیا، ''میری والدہ نے مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی نصیحت کی ہے۔'' یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار بہت متاثر ہوا اور سوچنے لگا کہ یہ بچّہ اپنی ماں کا کتنا فرماں بردار ہے اور میں اپنے خالق کا کتنا نافرمان

ہوں کتنے بُرے کام کررہا ہوں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے سچ کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے قافلے والوں کا سب مال و اسباب واپس کردیا اور اپنے ساتھیوں سمیت راہِ راست پر آ گیا۔ سچ بولنے کا کتنا فائدہ ہوا۔ سچ بولنا ایک بہت اچّھی عادت ہے۔ اس کے بے شمار فوائد بھی ہیں۔ آج ہم اسی کا مطالعہ کریں گے اور اس موضوع پر گفتگو کریں گے۔

طریقۂ تدریس

مختلف واقعات کے ذریعے سبق کی وضاحت کی جائے۔ سوال و جواب سے بھی مدد لی جائے۔

معاوناتِ تدریس

صداقت یا راست بازی سے متعلق حضور ﷺ کے احکامات چارٹ پر درج ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر ذیل میں دیے گئے سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ صداقت کی بدولت آدمی میں تمام اخلاقی خوبیاں جمع ہوجاتی ہیں، کیسے؟

۲۔ آخرت میں راست باز کے لیے کیا اجر ہے؟

۳۔ راست باز وہ ہے جس کے قول اور عمل دونوں میں سچائی ہو، کسی مثال کے ذریعے اس بات کو ثابت کریں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ راست بازی کی اہمیت اُجاگر کی جائے نیز بچّوں کو ہمیشہ سچ بولنے اور اسی کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

عملی کام

دیے گئے واقعے کو خاکے کی شکل میں پیش کیا جائے۔

گھر کا کام

''صداقت'' کے موضوع پر اپنے الفاظ میں ایک چھوٹا سا مضمون تحریر کریں۔

امانت

تعارف

اگر آپ کا ساتھی آپ کے پاس کچھ رقم رکھوائے اور کچھ عرصے بعد واپسی کا مطالبہ کرے تو آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ جو رقم آپ کے پاس رکھوائی گئی تھی اسے کیا کہیں گے؟ اگر آپ رقم واپس کرنے سے انکار کر دیں یا کم رقم لوٹائیں تو اس عمل کو کیا کہیں گے؟

ہمارا آج کا موضوع بھی یہی ہے کہ امانت کا مفہوم کیا ہے؟ اس کی حقیقت اور اس کی وسعت کیا ہے نیز اس سلسلے میں اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

طریقۂ تدریس

مزید مثالوں اور معلومات کے ساتھ سبق سمجھایا جائے۔ سوال و جواب سے بھی کام لیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

امانت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ امانت کا ایک مطلب 'ذمہ داری' بھی ہے ، ذمہ داری پوری کرنے کے لیے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

۲۔ ایک طالب علم پر بھی ''امانت'' کا اطلاق ہوتا ہے، کیسے؟

۳۔ نبی اکرم ﷺ کے دشمن بھی آپ ﷺ کے پاس اپنی قیمتی امانتیں رکھوایا کرتے تھے، کیوں؟

عملی کام

بچّوں کے تین یا پانچ گروپ بنائے جائیں۔ امانت سے متعلق کسی کہانی یا واقعے کے اشارات تختۂ سیاہ پر لکھ دیں۔ تمام گروپ کہانی یا واقعے کو مکمل کریں۔ جلد مکمل کرنے والے گروپ کو کامیاب قرار دیا جائے۔

گھر کا کام

'امانت' سے متعلق حضور ﷺ کی احادیث جمع کریں اور کاپی میں لکھیں یا چارٹ بنائیں۔

احسان

تعارف

لوگوں سے بھلی بات کرنا، ان کی غلطیوں کو معاف کردینا ، سلام میں پہل کرنا ، پڑھائی میں اپنے ساتھی کی مدد کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا ، کسی بوڑھے آدمی کو سڑک پار کروادینا ، بس یا ویگن میں سفر کے دوران اپنی نشست بزرگوں کے لیے خالی کردینا ، یہ سب کام کیا کہلاتے ہیں؟ یہ سب نیکی اور بھلائی کے کام ہیں۔ اس طرح کے اور بھی بے شمار عملی کام ہیں جن کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔ یہ بدلہ کیا ملتا ہے ، اس کی وضاحت آج کے سبق سے ہوگی۔ سب سے پہلے ہم احسان کے مفہوم پر غور کریں گے۔ پھر یہ دیکھیں گے کہ احسان کے دائرے میں کون کون سے کام آتے ہیں؟ اس کے لیے کیا احکامات ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کے لیے طریقۂ خطابت وطریقۂ سوال و جواب کو مربوط کیا جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ بحیثیت طالب علم آپ کیا نیکی کے کام کرسکتے ہیں؟

۲۔ ''نیکی خلوصِ نیت کے بغیر بیکار ہے'' کسی مثال سے اس بات کو ثابت کریں۔

معاوناتِ تدریس

احسان سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔ بچّوں کو بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی طرف راغب کیا جائے۔ احسان کی بہترین جزا سے آگاہ کیا جائے۔ خلوصِ نیت کی وضاحت کی جائے۔

عملی کام

ایک خاکہ جس میں ایک بوڑھا شخص جو کہ بیمار اور لاوارث ہے اپنے گھر میں اکیلا پڑا کراہ رہا ہے۔ محلے کا بچّہ اس کی خبر گیری کرتا ہے، اس کو کھانا کھلاتا ہے، دوا پلاتا ہے، اپنی باتوں سے اس کا جی بہلاتا ہے اور وہ بوڑھا شخص اسے ڈھیروں دعائیں دیتا ہے۔

گھر کا کام

ایک فہرست بنائیں جس میں وہ کام درج ہوں جو احسان کے دائرے میں آتے ہیں۔ ان میں سے وہ کام جو آپ کرسکتے ہیں ان پر نشان لگائیں۔

ملک وملّت کے لیے ایثار کا جذبہ

تعارف

کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپ کا کوئی ساتھی اپنا کھانا لانا بھول جائے اور آپ اپنے کھانے میں اسے بھی شریک کرلیں یا آپ کے ساتھی کی پنسل کھو جائے تو آپ کام کرنے کے لیے اسے اپنی پنسل دے دیں۔

اس طرح کا عمل کیا کہلاتا ہے؟ یہ کیسا عمل ہے؟ کیا ہمیں دوسروں کے لیے ایثار کرنا چاہیے؟ اس کی کیا اہمیت ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح ایک دوسرے کے لیے ایثار سے کام لیا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت ایثار کے دیگر واقعات سنا کر کی جائے۔ کہانی کے انداز اور سوال و جواب سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ انصار و مہاجرین کے ایثار سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
۲۔ ملک و ملّت کے لیے ایثار سے متعلق اگر کوئی واقعہ آپ کو یاد ہو تو بتائیں۔
۳۔ ملک و ملّت کے لیے ہم کیا ایثار کر سکتے ہیں؟

معاوناتِ تدریس

ایثار سے متعلق کوئی کہانی جو چارٹ پر لکھی ہو۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

ایثار کا مفہوم اور اس کی فضیلت سے بچّوں کو آگاہ کیا جائے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ایثار و قربانی کی مثالیں دی جائیں یہاں تک کہ طلبا موضوع کی وضاحت کے قابل ہو جائیں۔

بچّوں کے اندر ملک و ملّت کے لیے ایثار کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

عملی کام

ہمارا ملک پاکستان ایک مقروض ملک ہے اگر اس کے قرض کو اس کی آبادی پر تقسیم کیا جائے تو ہر فرد اٹھارہ ہزار روپے کا قرض دار ہے۔ بچّے اس سلسلے میں تجاویز دیں کہ ایثار و قربانی کے جذبے کے تحت کس طرح ہم آسانی کے ساتھ اس قرض سے نجات پا سکتے ہیں۔

گھر کا کام

ایثار و قربانی کا کوئی واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

حقوق العباد

والدین کے حقوق

تعارف

انسان کبھی بھی تنہا زندگی بسر نہیں کرسکتا۔ معاشرے کے سب لوگ اس کی کسی نہ کسی طرح سے مدد کررہے ہوتے ہیں۔ اس کے آرام و سکون اور ضروریات پوری کرنے میں بہت سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ سب لوگ کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے ربط و تعلق رکھتے ہیں۔ معاشرے کا یہ نظم و ضبط اور تعلق اسی وقت برقرار رہ سکتا ہے جب لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہوں۔ معاشرے کی ابتدا گھر سے ہوتی ہے۔ گھر میں انسان کے سب سے زیادہ کام آنے والے، اس پر احسانات کرنے والے اس کے والدین ہوتے ہیں۔ اس کی پرورش، تعلیم و تربیت اور اسے معاشرے کا ایک کارآمد فرد بنانے میں سب سے زیادہ ہاتھ اس کے والدین کا ہوتا ہے۔ اپنی محبت و شفقت کی بدولت وہ دنیا کی سب سے بڑی رحمت ہیں۔ والدین کے احسانات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے بہت سے حقوق رکھے ہیں جن کی ادائیگی اولاد پر فرض ہے۔ آج کے سبق میں اس بات کی وضاحت ہوگی کہ والدین کے حقوق کیا ہیں؟ ان کی ادائیگی کیوں ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اس سلسلے میں کیا احکامات ہیں؟

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور طریقۂ جائزہ کو مربوط کرکے سبق کی وضاحت کی جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ اگر لوگ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھیں تو معاشرے میں کیا خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں؟

۲۔ والدین سب سے اچھے سلوک کے مستحق کیوں ہیں؟

۳۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کی فرماں برداری کو کیا رُتبہ دیا ہے؟

۴۔ ماں کا حق باپ کے مقابلے میں زیادہ کیوں ہے؟

۵۔ ہم کس کس طرح اپنے والدین کا حق ادا کرسکتے ہیں؟

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر والدین کے حقوق سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث مع ترجمہ درج ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

والدین کے رُتبے اوران کے حقوق سے طلبا کو آگاہ کیا جائے۔ ان حقوق کی ادائیگی کا احساس دلایا جائے۔ سبق کے اختتام پر طلبا مدلّل طریقے سے موضوع کی وضاحت کرسکیں۔

عملی کام

بچّے ایک خاکہ پیش کریں کہ جس میں بوڑھے والدین اور ان کی جوان اولاد دکھائی گئی ہو جو اپنے والدین کی خدمت کر رہے ہوں۔

گھر کا کام

اپنے الفاظ میں ''والدین کے حقوق'' پر ایک مضمون لکھیں۔

اولاد کے حقوق

تعارف

جس طرح والدین کے حقوق ادا کرنا اولاد کی ذمہ داری ہے اسی طرح اولاد کے حقوق کی ادائیگی والدین کے ذمے ہے۔ اگر والدین بچّوں کی پرورش ، تعلیم و تربیت پر توجہ نہ دیں تو وہ کبھی بھی پروان نہیں چڑھ سکتے۔ اگر بڑے ہو بھی جائیں تو اچّھے مسلمان اور شہری نہیں بن سکتے۔ وہ اخلاقی بُرائیوں میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ کے ماحول میں اکثر بچّے اپنے گھروں سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور جرائم پیشہ افراد کے ہتّھے چڑھ کر معاشرے میں جرائم میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔ ان سب باتوں کی اہمیت کے پیشِ نظر اسلام نے اولاد کے حقوق بھی مقرر کیے ہیں اور والدین پر ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ ان حقوق کو پورا کریں۔ سبق کی وضاحت ایک چارٹ کی مدد سے بھی کی جائے جس پر اولاد کے حقوق درج ہوں۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت طریقۂ خطابت اور طریقۂ جائزہ کو مربوط کرکے کی جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں:

۱۔ بچّوں کی پرورش کے سلسلے میں والدین کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

۲۔ جن بچّوں کی اچّھی تربیت نہ کی جائے ان میں کیا کیا اخلاقی خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں؟

۳۔ بچّوں کے ساتھ انصاف سے کیوں کام لینا چاہیے؟

معاوناتِ تدریس

ایک چارٹ جس پر اولاد کے حقوق سے متعلق احادیث درج ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

اولاد کے حقوق کی اہمیت کے حوالے سے اسلام کی تعلیمات بیان کی جائیں۔ سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔

عملی کام

ایک خاکہ تشکیل دیا جائے جس میں دو پڑوسی ہوں۔ ایک کے بچے اچّھی تعلیم و تربیت کی بدولت آدابِ زندگی سے واقف ہیں جبکہ دوسرے کے بچّے تعلیم حاصل نہیں کرسکے۔ لہٰذا دکھایا جائے کہ وہ پورا وقت گلی میں کھیلتے ہیں اور لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ پس پہلا آدمی اپنے پڑوسی کو اولاد کے حقوق سے متعلق مفید باتیں بتائے اور اسے اپنے فرائض کا احساس دلائے یا ایک عورت دکھائی جائے کہ جس کا بچّہ ناقص پرورش کے سبب ہر وقت بیمار رہتا ہے۔ اس کی سہیلی اسے اولاد کی اچّھی پرورش کے اصول سمجھا رہی ہو۔

اساتذہ کے حقوق

تعارف

استاد کسے کہتے ہیں؟ استاد کیا اہم فریضہ انجام دیتا ہے۔ استاد تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی کرتا ہے۔ شاگرد کو ایک اچھا اور کارآمد انسان بنانے میں استاد کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ اتنی مقدس ذمہ داری کے عوض استاد کا کیا حق ہے؟ استاد کے احترام کے کیا تقاضے ہیں؟ ان سب باتوں کا جائزہ ہم آج کے سبق میں لیں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب کو مربوط کر کے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

ایک چارٹ جس پر اساتذہ کے حقوق درج ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ استاد کو اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں سے نسبت ہے۔ کیسے؟

۲۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اپنے معلّم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کیسے کیا کرتے تھے؟

۳۔ آپ کو اپنے استاد کے احترام میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ اساتذہ معاشرے کے بہت معزز اور باوقار افراد ہیں، ان کے بغیر علم کا حصول ممکن نہیں۔ اس لیے اساتذہ کے احترام کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

عملی کام

ہارون الرشید، عباسی دور کا بہت اہم خلیفہ گزرا ہے۔ اس کے دونوں بیٹوں مامون الرشید اور

امین الرشید میں استاد کی خدمت کا مقابلہ رہتا تھا۔ وہ دونوں استاد کو اپنے ہاتھ سے وضو کراتے ، ان کی روانگی کے وقت ان کے سامنے جوتے سیدھے کر کے رکھتے۔ خلیفہ کے بیٹے ہونے کے باوجود وہ استاد کی خدمت کو اپنی خوش بختی خیال کرتے تھے۔ اس واقعے کو خاکے کی شکل دی جائے۔

گھر کا کام

''اساتذہ کے حقوق'' پر ایک مختصر مضمون تحریر کریں۔

ہمسائے کے حقوق

تعارف

آپ کے آس پاس جو لوگ رہتے ہیں انھیں کیا کہتے ہیں؟ کیا ایک جماعت میں پڑھنے والے ، ایک جگہ کام کرنے والے ، ایک ساتھ سفر کرنے والے بھی ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں؟
ہمسائے کے ساتھ ہمارا سلوک کیسا ہونا چاہیے؟ کیا اس کے بھی حقوق ہیں؟ پڑوسی یا ہمسائے کے حقوق کیا کیا ہو سکتے ہیں؟ ان سب کے بارے میں آج ہم اپنے سبق میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور طریقۂ جائزہ کو مربوط کر کے پڑھایا جائے۔

معاوناتِ تدریس

ایک چارٹ جس پر ہمسائے کے حقوق تحریر ہوں۔
تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ آپ کا ہم جماعت بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ آپ اس کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

۲۔ اگر آپ کو اپنے ہمسائے سے کوئی تکلیف پہنچے تو آپ کا ردِ عمل کیا ہونا چاہیے؟
۳۔ کیا آپ کو ہمسائے کے حقوق سے متعلق کوئی حدیث یاد ہے؟
۴۔ ہمسائے کے حقوق کا خلاصہ بیان کریں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔ ہمسائے کے حقوق کی اہمیت واضح کی جائے اور ان کی ادائیگی کا شعور دیا جائے۔ ایمان کی تکمیل کے لیے پڑوسیوں کے حقوق پورے کرنے کی عملی ترغیب دی جائے۔

عملی کام

جماعت میں ڈرامہ کروائیے۔ ایک خاتون کا بچّہ آ کر بتاتا ہے کہ اس کے پڑوسی (دوست) کی والدہ بیمار ہیں اس لیے ان کے ہاں آج کھانا نہیں پک سکا۔ وہ خاتون فوراً کھانا لے کر اپنی پڑوسن کے ہاں پہنچتی ہیں۔ اس کے بچّوں کو خود کھانا کھلاتی ہیں اور اپنی پڑوسن کی تیمار داری بھی کرتی ہیں۔

گھر کا کام

اپنے کسی ساتھی یا پڑوسی کی مدد کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

حسد

تعارف

اصطلاحِ شریعت میں حسد سے یہ مراد ہے کہ انسان کسی دوسرے کو نعمت و راحت میں دیکھ کر یہ تمنا کرے کہ کسی طرح یہ نعمت اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے۔ حسد کے لغوی معنی جلن، بدخواہی، کینہ، بغض اور عداوت کے ہیں۔ حسد کرنے سے آدمی کی عزت نہیں بڑھتی بلکہ وہ دینی و دنیاوی اعتبار سے خسارے میں رہنے کے علاوہ بے توقیر ہوجاتا ہے۔
جس طرح پتھر کی کسی سخت چٹان کے اندر، آسمانوں کی بلندی پر یا زمین کی تاریک گہرائیوں میں

رکھی کوئی چیز یا کوئی خصلت اچھی یا بُری خواہ وہ رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں رہ سکتی اسی طرح حسد بھی اللہ تعالیٰ کی نظر سے چھپا نہیں رہ سکتا۔ اس کا اثر ضرور ظاہر ہوکر رہتا ہے جسے اہلِ نظر بے تکلف محسوس کر لیتے ہیں۔

حسد ایک بُرا جذبہ ہے اور بُری بیماری ہے جو انسان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے جس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورۃ الفلق کی آیت نمبر (۵) ''وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝۵'' (ترجمہ: اور حسد کرنے والے کی بُرائی سے، جب حسد کرنے لگے) میں بھی آیا ہے یعنی کہ جب حاسد اپنی قلبی کیفیت کو ضبط نہ کرسکے اور عملی طور پر حسد کا اظہار کرنے لگے تو اس کی بدی سے پناہ مانگنا چاہیے۔ اگر ایک شخص کے دل میں بے اختیار حسد پیدا ہومگر وہ اپنے نفس کو قابو میں رکھ کر ''محسود'' کے ساتھ کوئی ایسا برتاؤ نہ کرے، وہ اس سے خارج ہے۔ البتہ یہ آرزو کرنا کہ مجھے بھی ایسی نعمت یا اس سے زائد عطا ہو جو فلاں کو عطا ہوئی حسد میں داخل نہیں۔ اس کو ''غبطہ'' کہتے ہیں۔ آج آپ تفصیل سے پڑھیں گے کہ ''حسد'' سے کیا مراد ہے؟ حسد کرنے کے کیا کیا نقصانات ہیں نیز حسد سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟

طریقۂ تدریس

مزید مثالوں اور معلومات کے ساتھ سبق سمجھایا جائے۔ طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب سے کام لیا جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر طلبا سے درج ذیل سوالات کیے جائیں:

۱۔ حسد ایک بُری خصلت ہے اس سے بچنے کے لیے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟
۲۔ ایک طالب علم پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ کیسے؟
۳۔ حسد کرنے کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

معاوناتِ تدریس

حسد سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ ۔تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔طلبا کو حسد سے بچنے اور رشک کا جذبہ پیدا کرنے کی طرف راغب کیا جائے۔انھیں بتایا جائے کہ حسد کے برخلاف رشک ایک ایسا مثبت جذبہ ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اسی نعمت سے سرفراز فرما سکتا ہے۔

حسد ایک ایسی بیماری ہے جو دیگر تمام اخلاقی بیماریوں کی بنیاد بنتی ہے۔عموماً لڑائی جھگڑے جن وجوہات کی بنیاد پر ہوتے ہیں ان میں سے ایک حسد ہے۔طلبا کو بتایا جائے کہ حسد کی بنا پر شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ برباد ہوا۔

عملی کام

بچّوں کے چار یا پانچ گروپ بنائے جائیں۔حسد سے متعلق کسی کہانی یا واقعے کے اشارات بورڈ پر لکھ دیں اور تمام گروپ اس کہانی یا واقعے کو مکمل کریں۔بہترین لکھنے والے گروپ کو کامیاب قرار دیا جائے۔

گھر کا کام

''حسد'' سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جمع کریں اور کاپی میں لکھیں یا چارٹ بنائیں۔

باب پنجم: مشاہیرِ اسلام

اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

تعارف

طلبا چند اشاروں کی مدد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجۂ مطہرہ کا نام بوجھیں گے۔

۱۔ مکّے کی ایک بیوہ اور مالدار خاتون جو تجارت کیا کرتی تھیں۔

۲۔ عمر چالیس سال۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا سامانِ تجارت ملکِ شام لے کر گئے۔ بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی شادی ہوئی۔

۴۔ انھوں نے اسلام کے لیے اپنی تمام دولت وقف کردی۔

۵۔ تمام مشکلات و مصائب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔

حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اس سبق کا موضوع ہیں۔ طلبا کو ان کے بارے میں تفصیل سے پڑھایا جائے گا۔

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کی جائے۔ نقشے کی مدد سے وہ علاقے دکھائے جائیں جہاں آپ کا سامانِ تجارت جایا کرتا تھا۔ طریقۂ سوال و جواب سے بھی کام لیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

عرب کا نقشہ جس میں ان علاقوں کو نمایاں کیا جائے جہاں حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سامانِ تجارت جایا کرتا تھا۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں:

۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کی تجارت کو کیوں سنبھالا؟

۲۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت دن بدن کیوں ترقی کررہی تھی؟

۳۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سامانِ تجارت لے جانے کی کیوں درخواست کی؟
۴۔ ورقہ بن نوفل نے یہ کیسے جان لیا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے منصب پر فائز کر دیا ہے؟
۵۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حالاتِ زندگی مختصر طور پر بیان کریں۔

مقاصدِ تدریس

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کردار کی خوبیوں سے طلبا کو آگاہ کیا جائے۔ اسلام کے لیے ان کی خدمات کا ذکر کیا جائے، انھوں نے کن کن مواقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا، وضاحت کی جائے، تاکہ طلبا خود اس موضوع کی وضاحت کر سکیں۔

عملی کام

''اسلام کے لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خدمات'' اس موضوع پر سب بچّے باری باری ایک جملہ کہیں۔ ہر بچّے کا جملہ مختلف ہونا چاہیے۔ اس طرح ایک مضمون تیار کیا جائے۔

گھر کا کام

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلماتِ تحسین خوش خط لکھ کر لائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

تعارف

ان اشارات کی مدد سے ایک اہم اسلامی شخصیت کو بوجھیے۔
۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی۔
۲۔ حیدر کرار
۳۔ فاتح خیبر
۴۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ

جی ہاں بالکل صحیح ! یہ عظیم المرتبت صحابی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آج ہم ان کے حالاتِ زندگی کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے اور جانیں گے کہ ان کی زندگی کس طرح ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں اور طریقۂ سوال و جواب سے کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روضے کی تصویر۔ کوفہ کی تصویر جو ان کے دور میں دارالخلافہ تھا۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

طلبا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں جامع معلومات فراہم کرنا۔ یہاں تک کہ وہ خود سبق کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ انھیں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی پر راغب کرنا ، طلبا کے اندر یہ عزم پیدا کرنا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح علم و فضل اور شجاعت و بہادری میں نام پیدا کریں۔

اِعادہ

اِعادے کے لیے مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ کس صحابی نے کم سنی کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نبھانے کا عزم کیا؟

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت و بہادری کا کوئی واقعہ سنائیے۔

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت کتنے عرصے پر محیط تھا؟

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو دارالخلافہ کیوں بنایا؟

۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

عملی کام

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شخصیت‘‘ پر طلبا کے درمیان ایک تقریری مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت و بہادری کے کارنامے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ

تعارف

بچّو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ لاہور کا داتا دربار کس ولی اللہ کی یادگار ہے؟

لاہور میں داتا دربار پر نظر پڑتے ہی ان صوفی بزرگ اور ولی اللہ کی یاد تازہ ہوجاتی ہے جن کے کردار و عمل کی بدولت ہزاروں لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ کا شمار ان اولیاء اللہ میں ہوتا ہے کہ جنھوں نے برصغیر پاک و ہند کو اسلام کے نور سے جگمگادیا۔ جو کام تیر وتلوار نہ کرسکے وہ انھوں نے اپنی سیرت و کردار سے کر دکھایا۔

اسلام میں دین کی تبلیغ و ترویج انھی بزرگانِ دین کی مرہونِ منت ہے۔

بچّو! آج ہم حضرت داتا گنج بخشؒ کے حالاتِ زندگی اور دین کے لیے ان کی خدمات کا جائزہ لیں گے۔

طریقۂ تدریس

واقعات سنانے کے انداز میں سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

داتا دربار کی تصویر۔ حضرت داتا گنج بخشؒ کے اقوال پر مبنی ایک چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور کیوں تشریف لائے؟ یہاں آ کر انھوں نے کیا کیا کام کیے؟

۲۔ اس وقت ہندوستان میں کس بادشاہ کی حکومت تھی؟

۳۔ کشف الاسرار اور کشف المحجوب کس کی تصانیف ہیں؟

۴۔ کشف المحجوب کا ترجمہ کن کن زبانوں میں ہو چکا ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کی اس انداز میں وضاحت کی جائے کہ طلبا، حضرت داتا گنج بخشؒ کی شخصیت اور ان کی اسلام کے لیے خدمات کی اہمیت سے واقف ہوجائیں۔ ان کے دلوں میں بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ کی عقیدت ومحبت پیدا ہوجائے۔

تبلیغِ دین کے سلسلے میں آزمائشوں اور مشکلات میں ثابت قدمی کے مظاہرے کا درس دینا۔

عملی کام

طلبا کو لاہور لے جایا جائے اور دیگر تاریخی مقامات کے ساتھ ساتھ داتا دربار کی بھی زیارت کرائی جائے۔

گھر کا کام

حضرت داتا گنج بخشؒ کے دس اقوال اپنی کاپی میں خوش خط تحریر کریں۔

طارق بن زیاد

مندرجہ ذیل اشارات کی مدد سے اہم تاریخی شخصیت کو بوجھیے۔

۱۔ موسیٰ بن نصیر

۲۔ بربر نسل سے تعلق

۳۔ جبل الطارق

۴۔ فاتحِ اسپین

یہ تمام اشارات اس اہم شخصیت کے بارے میں ہیں جس کی بدولت اسپین پر مسلمانوں کے صدیوں پر محیط دورِ حکومت کی ابتدا ہوئی۔ یہ فاتحِ اسپین طارق بن زیاد ہیں جنھوں نے ۱۲ ہزار کے قلیل لشکر کے ساتھ اسپین کے عیسائی بادشاہ راڈرک کی ایک لاکھ فوج کو شکست دی اور اپنی بہادری اور ثابت قدمی سے تاریخ میں نیا باب رقم کیا۔

آج ہم تفصیل سے ان کی شخصیت اور فتوحات کا جائزہ لیں گے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں اور طریقۂ سوال و جواب کے ذریعے کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

اسپین کا نقشہ جس میں ان علاقوں کی نشان دہی کی جائے جو طارق بن زیاد کی قیادت میں فتح ہوئے۔

تختۂ سیاہ۔

ایک چارٹ جس پر طارق بن زیاد کا اپنی فوج سے تاریخی خطاب درج ہو۔

مقاصدِ تدریس

طارق بن زیاد اسلامی تاریخ میں عزم و ہمت، جرأت و حوصلے اور شجاعت کی زندہ مثال ہے۔ طلبا کو سبق اس انداز میں پڑھایا جائے کہ وہ اپنی شخصیت میں یہ اوصاف پیدا کریں۔ ان میں بھی کچھ بننے اور کچھ کر گزرنے اور نام پیدا کرنے کا شوق پیدا ہو جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ جبل الطارق کا موجودہ نام کیا ہے؟

۲۔ طارق بن زیاد کی تقریر کا ان کے لشکر پر کیا اثر ہوا؟

۳۔ راڈرک ایک لاکھ کا لشکر ہونے کے باوجود کیوں شکست سے دوچار ہوا؟

۴۔ کس سن ہجری میں طارق بن زیاد نے اندلس میں فتوحات کا شاندار آغاز کیا؟

۵۔ طارق بن زیاد کا انتقال کب ہوا؟

عملی کام

طلبا کو انٹرنیٹ پر اسپین کی سیر کرائی جائے اور وہ تاریخی مقامات دکھائے جائیں جو طارق بن زیاد کی سرکردگی میں فتح ہوئے۔

گھر کا کام

طارق بن زیاد کی شخصیت اور کارناموں پر ایک مضمون تحریر کریں۔